حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

ڈرپ آبپاشی

ملک فیاض موضع داھگل ،ضلع راولپنڈی

ڈرپ آبپاشی کے فوائد

- پانی کی بچت
- صحیح اور مقررہ وقت پر پانی کی فراہمی
- پیداواری اخراجات میں کمی
- پیداوار اور معیار میں بہتری
- جڑی بوٹیوں کی کم نشوونما
- کھاد و کیمیائی اجزاء کا بہتر استعمال
- ریتلے علاقوں کے لئے موزونیت
- غیر ہموار زمینوں کے لئے موزوں ترین

ڈرپ آبپاشی کاشتکاری میں جدید طریقہء آبپاشی ہے جو کہ ترقی یافتہ زرعی ممالک میں کافی عرصہ سے رائج ہے اوراب ترقی پذیر ممالک میں بھی تیزی سے مقبول ہورہا ہے۔اس نظام کے تشکیل پانے کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ پانی کے تیزی سے کم ہوتے ذخائر کا استعمال اس انداز سے کیا جائے کہ پانی کو ضائع کئے بغیر اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جاسکے۔

ڈرپ آبپاشی میں پانی قطروں کی صورت میں براہ راست پودوں کی جڑوں میں جاتا ہے۔ڈرپ کا بنیادی فائدہ پانی کا کم استعمال ہے جبکہ اس کے دیگر فوائد میں وقت، مزدوری اور کھاد کی بچت کے علاوہ دوسرے زرعی مداخلات کی کفائت شامل ہے۔محکمہ زراعت پنجاب کا شعبہ اصلاح آبپاشی ڈرپ آبپاشی اپنانے میں کاشتکاروں کی بھرپور مالی اور تکنیکی معاونت کررہا ہے۔15 ایکڑ تک زرعی رقبہ پر ڈرپ آبپاشی لگانے والے کاشتکاروں کو کل لاگت کا 60% بطور مالی معاونت مہیا کرتا ہے جبکہ بقیہ 40% کاشتکار نے خود برداشت کرنا ہوتا ہے۔

نظامتِ اعلیٰ زراعت (اصلاحِ آبپاشی) پنجاب
۲۱- آغا خان (ڈیوس) روڈ، لاہور

موضع داہنگل، ضلع راولپنڈی کے ملک فیاض نے بھی اس سکیم سے بھر پور استفادہ کیا اور انگور کا باغ لگایا۔ روایتی طریقہ آبپاشی سے جدید نظام آبپاشی کے اس سفر کی کہانی ان ہی کی زبانی سنتے ہیں۔

ہم جدی پشتی کاشتکار ہیں بلکہ مجھے تو کاشتکاری کے علاوہ کچھ اور کرنا بھی نہیں آتا۔ میں اگرچہ زراعت میں نئے تجربات کے حق میں نہیں ہوں لیکن اس کے خلاف بھی نہیں ہوں۔ اس لئے کہ تجربات سے ہی ترقی ہوتی ہے۔ لیکن ہم جیسے درمیانے کاشتکاروں کے اور بھی بہت سے مسائل ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی تجربہ کیا اور وہ ناکام ہو گیا تو فصل تباہ ہو جائے گی چونکہ ہماری تو سارے سال کی روزی روٹی اسی فصل سے چلتی ہے اسی لئے کچھ نیا کرتے ہوئے سو مرتبہ سوچنا پڑتا ہے۔ ڈرپ آبپاشی کا بھی ایسا ہی ہے، اسے لگانے سے پہلے میں نے بہت سوچا، بہت صلاح مشورے کئے، اور ایسے کسانوں سے بھی ملا جو ڈرپ آبپاشی سے کاشتکاری کر رہے تھے۔ اس کے باوجود ڈرتے ہوئے ڈرپ پر انگور کا باغ لگانے کا فیصلہ کیا۔ آٹھ ماہ بعد اب میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میرا فیصلہ بالکل ٹھیک تھا۔

یہ باغ چھ ایکڑ پر مشتمل ہے جس میں تین ایکڑ پر 2500 پودا لگ چکا ہے جبکہ بقیہ تین ایکڑ پر اگلے سال پودے لگائیں گے۔ ان تین ایکڑ کو ڈرپ پر سیراب کرنے میں ایک گھنٹا لگتا ہے۔ یہ سننے میں ناقابل یقین لگتا ہے کہ ایک گھنٹے میں ایک جیسا یعنی آٹھ لیٹر پانی 2500 پودوں میں سے ہر پودے کو ایک وقت میں مل جاتا ہے مگر اب میں خود عملی طور پر اس

کامیاب تجربے سے گزر رہا ہوں۔ ڈرپ میں ایک اور خوبی جو مجھے بہت پسند آئی وہ یہ ہے کہ اس میں پانی کے ساتھ کھاد بھی تمام پودوں کو ایک جیسی مقدار میں مل جاتی ہے۔ روایتی

طریقے سے کھاد کا چھٹہ کریں تو بہت سی کھاد ضائع ہو جاتی ہے اسی لئے استعمال بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ڈرپ میں یہ سہولت ہے کہ اس میں کھاد کیلئے ایک علیحدہ ٹینک بنا ہوا ہے اس میں کھاد کا محلول بنا کر ڈال دیتے ہیں یہ سیدھی پودوں کی جڑوں میں چلی جاتی ہے، نہ ضائع ہونے کی فکر، نہ مزدوری کی جھنجھٹ اور وقت کی بھی بچت علیحدہ سے۔

ڈرپ آبپاشی میں کھاد اور پانی کسی بھی غیر ضروری جگہ پر جانے کی بجائے سیدھا پودوں کی جڑوں میں جاتے ہیں اس سے غیر ضروری جڑی بوٹیوں کی افزائش بہت کم ہوتی ہے۔ اسی لئے ان جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کیلئے درکار زرعی ادویات اور مزدوری کی بھی بچت ہو جاتی ہے۔

میں ڈرپ لگوا کر بہت زیادہ خوش ہوں کیونکہ مجھے دگنا فائدہ ہو رہا ہے۔ انگور کا باغ ڈرپ پر تیار ہو رہا ہے اور درمیان میں جو جگہ ہے وہاں پر میں روایتی طریقے سے اسی طرح کاشتکاری کر رہا ہوں جس طرح میں پہلے کر رہا تھا۔ ڈرپ لگانے کے بعد ان تین ایکڑوں سے میں تین من مولی، 50 من کھیرا اور تقریباً 300 من سبز چارہ فی ایکڑ حاصل کر چکا ہوں۔ یہاں کی زمین تھوڑی کمزور ہے اسی لئے پیداوار کم ہوتی ہے ڈرپ سے پہلے بھی اتنی ہی پیداوار فی ایکڑ حاصل کر رہے تھے۔ یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ ڈرپ پر صرف انگور کو پانی لگاتے ہیں اور درمیان میں جو فصل کاشت کر رہا ہوں وہ روایتی طریقے سے سیراب کرتے ہیں۔

پانی اور اخراجات کی بچت کو اگر دیکھیں تو ڈرپ سے سیراب کرنے میں پچاس منٹ یا ایک گھنٹہ لگتا ہے اور ایک لیٹر ڈیزل خرچ ہوتا ہے، ایک ہفتے کا خرچہ سات لیٹر پٹرول ہوتا ہے۔ روایتی طریقے سے تین ایکڑ میں پانی لگانے میں 16 گھنٹے لگتے ہیں کیونکہ تین انچ والا پمپ لگا ہوا ہے اسی لئے ہفتے کا خرچہ 16 لیٹر ڈیزل ہوتا ہے۔ اگر صرف ڈیزل کے اخراجات دیکھیں تو ایک ہفتے میں نو لیٹر کی بچت ہے۔ ڈرپ لگانے کیلئے شروع میں کافی اخراجات ہو گئے تھے اس کے بعد کے اخراجات بہت کم ہیں۔ اسی طرح ڈرپ میں کوئی علیحدہ سے مزدوری نہیں کرنی پڑتی جیسے کھالے بنانے، انکی صفائی یا دیکھ بھال وغیرہ بس والو لگے ہوئے ہیں انہیں کھولنا یا بند کرنا ہوتا ہے۔

ڈرپ لگا کر میں تو بہت خوش اور مطمئن ہوں میرے خیال میں کسان بھائیوں کو چاہئے کہ ڈرپ کا نظام جہاں بھی لگا ہے اسے خود جا کر اور چلا کر دیکھیں یہ بہت اچھی اور کسانوں کے فائدے کی ٹیکنالوجی ہے اور خاص طور پر پوٹھوہاری علاقے میں تو پانی کی کمی شدید مسئلہ ہے اور زمین بھی غیر ہموار ہے، جس کا بہترین حل صرف اور صرف ڈرپ آبپاشی ہے۔